فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

(اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں) نحل : ۴۳

فتاویٰ مظہریہ

جلد اوّل و دوم و سوئم

شیخ الاسلام مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ

مُرتبہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی

ادارۂ مسعودیہ ۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد، کراچی

اِسلامی جمہوریہ پاکستان، ۱۴۲۰ھ / ۱۹۹۹ء

فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○

(تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں) نحل: ۴۳

فتاویٰ مظہریہ

جلد اوّل و دوم و سوم

شیخ الاسلام مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ

مُرتبہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ادارہ مسعودیہ ۶/۲، ۵-ای، ناظم آباد، کراچی
اسلامی جمہوریہ پاکستان، ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء

کتاب ________ فتاویٰ مظہریہ

مصنف ________ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

کاتب ________ محمد عبدالباقی بلوچ

طابع ________ حاجی محمد الیاس

ناشر ________ ادارۂ مسعودیہ - کراچی

مطبع ________ شاہکار پریس - کراچی

طباعت ________ ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء

تعداد ________ گیارہ سو

قیمت ________ [illegible] روپے

ملنے کے پتے

۱۔ ادارۂ مسعودیہ، ۲/۶، ۵-ای، ناظم آباد، کراچی

۲۔ مختار پبلی کیشنز، ۲۵- جاپان مینشن، ریگل، صدر، کراچی

۳۔ مکتبہ غوثیہ، سبزی منڈی، کراچی

۴۔ مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی

۵۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور

۶۔ شبیر برادرز، دربار مارکیٹ، گنج بخش، لاہور

۷۔ مکتبہ ضیائیہ، بوہڑ بازار، راولپنڈی

ماله لم تتبين انه من حرام -

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد مظہر اللہ غفرلہ
مسجد جامع فتحپوری، دہلی

سُود

(سوال نمبر ۲۱۷) میرے بھانجہ کو تعلیمی ضرورت کے لئے روپے چاہئیں، میری بہن اس کی یہ ضرورت پوری کرنے پر قادر نہیں، ڈاک خانہ میں میرا کچھ روپیہ بطور سود موجود ہے کیا یہ روپیہ بھانجہ کو دے سکتا ہوں، نیز یہ بھی تحریر فرمائیں کہ ڈاکخانہ سے نکالنا ہی ضروری ہے یا اتنی رقم اپنے پاس سے دے دوں۔ بینوا توجروا۔

الجواب

یہ رقم اپنے بھانجہ کے تعلیمی خرچ کے لئے دے سکتے ہو مگر ڈاکخانہ سے نکال کر اپنے پاس سے نہیں دے سکتے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد مظہر اللہ غفرلہ
مسجد جامع فتحپوری، دہلی

(سوال نمبر ۲۱۸)

(۱) زید بینک میں رقم جمع کرتا ہے اور دراصل رقم پر جو زائد رقم ملتی ہے اسے اپنے لئے حلال و جائز سمجھ کر اپنے تصرف میں لاتا ہے کیا یہ زائد رقم سود ہے اگر سود نہیں تو کس زمرے میں شامل کی جائیگی؟

(۲) زید کفار کو رقم قرض پر دیتا ہے اور راس المال سے زیادہ رقم وصول کرتا ہے اور اس زیادہ رقم کو سود نہیں کہتا اس کا کھانا اس لئے حلال بتاتا ہے کہ وہ کافر کا مال ہے، شرع میں ایسے مال کے لئے کیا حکم ہے؟ [۱]

الجواب

مفتی صاحب دامت برکاتہم کا جواب فقیر کی نظر سے گزرا، اس میں شک نہیں کہ امامنا امام اعظم اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور ان کا مذہب یہی ہے کہ مسلم اور حربی کے درمیان ربوا کا تحقق نہیں ہوتا (خلافا لابی یوسف و ائمۃ ثلاثہ) لقولہ علیہ السلام لا ربوا (الحدیث) اس حدیث سے صاحب ہدایہ نے امام صاحب کے مذہب

[۱] اس سوال کا پہلا جواب حضرت مفتی مصطفیٰ رضا خاں بریلوی کا ہے اس کے بعد حضرت نے جواب مرحمت فرمایا ہے جو پیش ناظرین ہے۔

کی تقویت پر استدلال کیا ہے اور یہ حدیث بیہقی کی ہے۔ ظاہر ہے کہ قطع نظر اس کے کہ یہ حدیث کس درجہ کی ہے اس میں شک نہیں کہ حدیث احاد ہے جو آیۃ کریمہ احل اللہ البیع وحرم الربوا۔ کا مقابلہ نہیں کر سکتی کہ یہ حرمت ربوا پر دلیل قطعی ہے اور حرمت بھی علی الاطلاق۔ پس دلیل ظنی اس کے اطلاق کو کیسے اٹھا سکتی ہے!۔ اور اس میں تقیید کیسے پیدا کر سکتی ہے لیکن جب اس کی علت پر نظر جاتی ہے تو امام صاحب کا مذہب قوی معلوم ہوتا ہے اور اس مسئلے کا باب ربوا سے تعلق ہی نظر نہیں آتا اور وہ علت دارالحرب میں حربی کے مال کا غیر معصوم ہونا ہے جس کو مسلمان اس کی رضا سے بہر صورت لے سکتا ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے۔ تو اس میں اس صورت میں حقیقت میں اپنے مال کے عوض کچھ زیادتی لینی نہ ہوئی بلکہ حربی کی رضامندی سے اس کے اس زائد مال کو لینا ہے جو بالاتفاق جائز ہے اگرچہ اس کو سود کہا جائے العبرۃ للمعنی لا للالفاظ ہاں اس صورت میں لینے والا اس کو سود سمجھ کر نہ لے کہ یہ ممنوع ہے بلکہ یہ سمجھ کر کہ حربی سے اس کی رضامندی کے ساتھ اس کے مال مباح میں سے ایک حصہ لیا ہے لان شئ الواحد تتعین بالحل والحرمۃ باعتبار ماقصد لہ (اشباہ) وانما الاعمال بالنیات ولولا الاعتبارات لبطل الحکمۃ۔۔ اس تقریر سے ثابت ہوا کہ اس حدیث مذکور میں دار الحرب کی قید احترازی ہے اور عبارات فقہاء سے بھی یہی مستفاد ہے چناں چہ درمختار اور شامی میں ہے:۔

(ولا بین حربی ومسلم مستامن) احترز بالحربی عن الاصلی والذمی (ثمہ) ای فی دار الحرب فید بہ لانہ لو دخل دارنا بامان فباع منہ مسلم درھما بدرھمین لا یجوز۔ انتھی۔

اور عبارت ہدایہ سے بھی یہی مستفاد ہے کہ وہ اس مسئلے میں سود کی نفی کی دوسری دلیل یہ دیتے ہیں کہ دارالحرب میں حربی کا مال مباح ہوتا ہے تو بغیر غدر کے جس طرح چاہے لے سکتا ہے چناں چہ ہدایہ میں ہے:۔

ولنا قولہ علیہ الصلوۃ والسلام لاربا بین المسلم والحربی فی دار الحرب ولانہم مالھم مباح فی دارھم فبای طریق اخذہ المسلم اخذ مالہ مباحا اذا لم یکن فیہ غدر۔ انتھی

غرض میرے نزدیک یہ صحیح ہے کہ حدیث میں یہ قید احترازی ہے اور فقہا نے جو تعریف دارالحرب کی کی ہے وہ ہندوستان پر صادق نہیں آتی اس لئے یہاں حربی سے سود لینا جائز نہیں اور اگر قید اتفاقی بھی مان لی جائے تب بھی قید احترازی کا احتمال تو یقینی ہے فاذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال پس آیۃ کریمہ کا حکم اپنے اطلاق پر باقی ہے اور مسلم کو حربی سے اس کا مال لینا نہ اس وجہ سے جائز ہے کہ اس سے سود لینا جائز ہے بلکہ اس وجہ سے کہ دارالحرب میں اس کا مال غیر معصوم ہے پس جب تک ہندوستان کا دارالحرب ہونا ثابت نہ ہو حربی کے مال کا غیر معصوم ہونا ہندوستان کے اندر نہیں کہا جا سکتا پس اس سے ایسی زیادتی

سود ہوگی اور وہ حرام ہے اس کو لے کر اپنے صرف میں لانا حرام ہے ہاں اگر اس غرض سے لے کر غرباء کو دے کہ اس زیادتی کو اعانت کفر میں نہ صرف کیا جا سکے تو گنجائش ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد مظہر اللہ غفر لہ (امام)
مسجد جامع فتحپوری دہلی

نوٹ :- سود کے تصرف میں لانے کے بارے میں مختلف سوالات کئے گئے تھے جو سود سے کی کتاب میں درج نہیں، یہاں حضرت ؒ کے جوابات درج کر کے حاشیے میں ضروری تشریح کردی گئی ہے۔

(نمبر ۲۱۹)

الجواب

زید اس روپیہ کو جو سود کے نام سے وصول کیا ہے ہر جائز کام میں صرف کر سکتا ہے بشرطیکہ نہ اس سے ثواب کی نیت کی جائے نہ اس میں کسی طرح کا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مضر ہو پس غیر مسلم کو اپنا یا اپنا جائز حق سمجھ کر خود لینا یا نمبر ۹[1] کے مصارف میں خرچ کرنا یا ۱۱[2] و ۱۲[3] کے مصارف میں صرف کرنا بہتر نہیں کہ ان میں اپنا مفاد ہے ہاں ہاؤس ٹیکس یا چنگی یا جرمانہ وغیرہ ایسے مصارف میں صرف کر سکتا ہے جو ظلماً وصول کئے جاتے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد مظہر اللہ غفر لہ (امام)
مسجد جامع فتحپوری دہلی
(۷ مئی ۵۸ء)

بیمہ

(سوال نمبر ۲۲۰) کیا دوکان کے لئے آگ یا چوری کا بیمہ کرنا جائز ہے جب کہ دشمن نقصان پہنچانے کے درپے ہو۔ بینوا و توجروا۔

مستفتی
عبدالخالق۔ سکھر

---

[1] اپنے اوپر کسی ناجائز الزام، دباؤ یا ظلم کا مقابلہ کرتے یا رشوت نذرانہ کے طور پر دیکر چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے استعمال کرنا۔

[2] اپنی برادری کا لحاظ کرتے ہوئے بطور اسراف بے جا اس کو صرف کیا جائے۔

[3] اپنے قرض اتارنے کے لئے اس کو استعمال کیا جائے۔

الجواب

بیمہ ایک طرح کا قمار ہے جو ناجائز ہے خواہ وہ دکان کا کیا جائے یا زندگی کا۔ فقط

محمد مظہر اللہ غفرلہ
امام

(سوال نمبر ۲۲۱) کالا خضاب یا ایسا مرکب جس میں سیاہی سرخی مائل ہو لگانا جائز ہے یا نہیں۔

مستفتی
خالد حسن نظام آبادی
متعلم مدرسہ عالیہ عربیہ مسجد فتحپوری۔ دہلی

الجواب

سیاہ خضاب ممنوع ہے، سرخی مائل ہو تو اس میں مضائقہ نہیں۔ فقط

محمد مظہر اللہ غفرلہ
امام
مسجد جامع فتحپوری، دہلی
(۱۷/ اگست ۱۹۵۹ء)

(سوال نمبر ۲۲۲) زید نے ایک بیوہ عورت ہندہ سے شادی کی، ہندہ اپنے ساتھ کئی بچے لائی جن میں ایک لڑکی بھی تھی، زید نے اس لڑکی کے ساتھ جماع کیا اور لڑکی کو حمل قرار پا گیا اور بچہ بھی ہو گیا۔ اندروئے شرع زید کے لئے کیا سزا ہے اور کیا ہندہ زید کے نکاح میں رہی یا نکاح فسخ ہو گیا نیز اس لڑکی اور بچہ کے لئے کیا حکم ہے۔ بینوا و توجروا۔

الجواب

سزا تو حاکم مسلم کے ہاتھ ہے جس کا اجراء ہندوستان میں ممکن نہیں رہی یہ زید کی بیوی سو اس پر حرام ہو چکی، اس کو چاہیئے طلاق دے کر علیحدہ کر دے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد مظہر اللہ غفرلہ
امام
مسجد جامع فتحپوری، دہلی

(سوال نمبر ۲۲۳) زید خارش کا مریض ہے بہت سے علاج کر چکا ہے مگر فائدہ نہیں ہوا، اب ایک شخص نے بتایا ہے کہ مینڈک کا گوشت کھانے سے یہ مرض جاتا رہے گا، کیا وہ شرعاً کھا سکتا ہے یا نہیں۔ بینوا و توجروا